محکمۂ صحتِ عامہ نے ضلع بھر میں ۱۲ حفاظتی ٹیکہ جات کے مراکز قائم کر دیے

ہدف 5 سال سے کم عمر کے 1 لاکھ 18 ہزار بچوں کو خسرہ، پولیو اور ہیپاٹائٹس سے بچانا

(نمائندہ خصوصی، 23 اکتوبر 2024ء)

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے مہم کا آغاز کیا

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے جمعرات کے روز ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال میں حفاظتی ٹیکہ جات کی مہم کا باقاعدہ آغاز کیا۔ انہوں نے پہلے بچے کو خود ٹیکہ لگوایا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) فرحان یوسف زئی، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر نسرین اختر، ایس ایم او ڈاکٹر عمیر شاہ اور مختلف یونین کونسلوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔

ڈاکٹر نسرین اختر نے بتایا کہ مہم 23 اکتوبر سے 10 نومبر تک جاری رہے گی۔ اس دوران 5 سال سے کم عمر کے 1 لاکھ 18 ہزار بچوں کو خسرہ، پولیو اور ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جائیں گے۔ ان کے مطابق ضلع میں 312 مستقل مراکز کے علاوہ 46 موبائل ٹیمیں بھی تشکیل دی گئی ہیں جو دور دراز دیہات میں جائیں گی۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ کوئی بچہ محض اس لیے رہ نہ جائے کہ اس کے والدین کام پر گئے ہوئے تھے یا مرکز بہت دور تھا‘‘، انہوں نے کہا۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے کہا کہ ٹیکہ جات کے بارے میں بعض علاقوں میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، انہیں دور کرنا سب کی ذمہ داری ہے۔ ’’ٹیکہ لگوانے سے بچہ بیمار نہیں ہوتا بلکہ بیماری سے محفوظ ہوتا ہے، اور ہمیں اپنے بچوں کے لیے یہ حفاظت ضرور فراہم کرنی چاہیے‘‘، انہوں نے کہا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مہم کے دوران کسی بھی مرکز پر ٹیکہ لگوانے آنے والے کسی بچے کو واپس نہ بھیجا جائے۔

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) فرحان یوسف زئی نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے مہم کی کامیابی کے لیے ضلع کونسل، میونسپل کمیٹی اور یونین کونسلوں کے ساتھ مشترکہ اجلاس کیے ہیں۔ ان کے مطابق ہر یونین کونسل کے چیئرمین کو اپنے علاقے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے اور ان سے روزانہ کی پیش رفت رپورٹ طلب کی جائے گی۔ ’’جو یونین کونسل سب سے کم کوریج دکھائے گی، اس کے چیئرمین سے جواب طلبی ہوگی‘‘، انہوں نے کہا۔

ایس ایم او ڈاکٹر عمیر شاہ نے بتایا کہ ٹیکہ جات کے ساتھ ساتھ ہر مرکز پر وٹامن اے کے قطرے بھی پلائے جائیں گے اور 12 سے 23 ماہ کے بچوں کو خسرہ کا بوسٹر ٹیکہ بھی لگایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہیلتھ ورکرز کو ہر روز کی پیش رفت ایک مخصوص موبائل ایپ پر درج کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ’’ہمارا ہدف ہے کہ کوئی بچہ رجسٹر سے باہر نہ رہے، اس کے لیے ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا‘‘، انہوں نے کہا۔

ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر نسرین اختر نے بتایا کہ مہم کے دوران 75 ہیلتھ ورکرز کو خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ ان کے مطابق ٹیکہ لگانے کے بعد بچے کو 30 منٹ تک مرکز میں مانیٹر کیا جائے گا تاکہ کسی ممکنہ ردعمل کا فوری علاج کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکہ لگوانے والے ہر بچے کے والدین کو ایک سرٹیفکیٹ دیا جائے گا جو آئندہ داخلوں کے وقت ضروری ہوگا۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے کہا کہ مہم کی کامیابی کے لیے مساجد، مدارس اور مقامی میڈیا کا تعاون بھی حاصل کیا جائے گا۔ ’’ہم نے علمائے کرام سے درخواست کی ہے کہ وہ جمعے کے خطبات میں اس مہم کی اہمیت پر روشنی ڈالیں‘‘، انہوں نے کہا۔ ان کے مطابق ضلع کے 14 مقامی اخبارات اور ریڈیو اسٹیشن پر بھی آگاہی اسپاٹ نشر کیے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر نسرین اختر نے کہا کہ مہم کے دوران 28 ہزار بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے کا ہدف بھی مقرر کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق پولیو کے قطرے ٹیکہ جات کے مراکز کے علاوہ 28 مستقل مراکز پر بھی پلائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں گزشتہ سال پولیو کا ایک کیس رپورٹ ہوا تھا، اس لیے اس علاقے میں خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ ’’ہم نہیں چاہتے کہ ہماری محنت ایک کیس کی وجہ سے ضائع ہو جائے‘‘، انہوں نے کہا۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے ضلع کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد ٹوانہ کو مہم کی نگرانی کے لیے بنائی گئی ضلعی کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا ہے۔ کمیٹی میں ایس ایم او، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) اور ضلع کونسل کے دو ارکان شامل ہیں۔ کمیٹی ہر پیر کو مہم کی پیش رفت کا جائزہ لے گی۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ جو یونین کونسل ہر ہفتے کے آخر میں 90 فیصد سے کم کوریج دکھائے گی، اس کے چیئرمین سے جواب طلبی ہوگی۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے کہا کہ ٹیکہ جات کے مراکز قائم کر دیے

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے جمعرات کے روز ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال میں حفاظتی ٹیکہ جات کی مہم کا باقاعدہ آغاز کیا۔ انہوں نے پہلے بچے کو خود ٹیکہ لگوایا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) فرحان یوسف زئی، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر نسرین اختر، ایس ایم او ڈاکٹر عمیر شاہ اور مختلف یونین کونسلوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔

ڈاکٹر نسرین اختر نے بتایا کہ مہم 23 اکتوبر سے 10 نومبر تک جاری رہے گی۔ اس دوران 5 سال سے کم عمر کے 1 لاکھ 18 ہزار بچوں کو خسرہ، پولیو اور ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جائیں گے۔ ان کے مطابق ضلع میں 312 مستقل مراکز کے علاوہ 46 موبائل ٹیمیں بھی تشکیل دی گئی ہیں جو دور دراز دیہات میں جائیں گی۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ کوئی بچہ محض اس لیے رہ نہ جائے کہ اس کے والدین کام پر گئے ہوئے تھے یا مرکز بہت دور تھا‘‘، انہوں نے کہا۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے کہا کہ ٹیکہ جات کے بارے میں بعض علاقوں میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، انہیں دور کرنا سب کی ذمہ داری ہے۔ ’’ٹیکہ لگوانے سے بچہ بیمار نہیں ہوتا بلکہ بیماری سے محفوظ ہوتا ہے، اور ہمیں اپنے بچوں کے لیے یہ حفاظت ضرور فراہم کرنی چاہیے‘‘، انہوں نے کہا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مہم کے دوران کسی بھی مرکز پر ٹیکہ لگوانے آنے والے کسی بچے کو واپس نہ بھیجا جائے۔

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) فرحان یوسف زئی نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے مہم کی کامیابی کے لیے ضلع کونسل، میونسپل کمیٹی اور یونین کونسلوں کے ساتھ مشترکہ اجلاس کیے ہیں۔ ان کے مطابق ہر یونین کونسل کے چیئرمین کو اپنے علاقے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے اور ان سے روزانہ کی پیش رفت رپورٹ طلب کی جائے گی۔ ’’جو یونین کونسل سب سے کم کوریج دکھائے گی، اس کے چیئرمین سے جواب طلبی ہوگی‘‘، انہوں نے کہا۔

ایس ایم او ڈاکٹر عمیر شاہ نے بتایا کہ مہم کے دوران 75 ہیلتھ ورکرز کو خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ ان کے مطابق ٹیکہ لگانے کے بعد بچے کو 30 منٹ تک مرکز میں مانیٹر کیا جائے گا تاکہ کسی ممکنہ ردعمل کا فوری علاج کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکہ لگوانے والے ہر بچے کے والدین کو ایک سرٹیفکیٹ دیا جائے گا جو آئندہ داخلوں کے وقت ضروری ہوگا۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے کہا کہ مہم کی کامیابی کے لیے مساجد، مدارس اور مقامی میڈیا کا تعاون بھی حاصل کیا جائے گا۔ ’’ہم نے علمائے کرام سے درخواست کی ہے کہ وہ جمعے کے خطبات میں اس مہم کی اہمیت پر روشنی ڈالیں‘‘، انہوں نے کہا۔ ان کے مطابق ضلع کے 14 مقامی اخبارات اور ریڈیو اسٹیشن پر بھی آگاہی اسپاٹ نشر کیے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر نسرین اختر نے کہا کہ مہم کے دوران 28 ہزار بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے کا ہدف بھی مقرر کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق پولیو کے قطرے ٹیکہ جات کے مراکز کے علاوہ 28 مستقل مراکز پر بھی پلائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں گزشتہ سال پولیو کا ایک کیس رپورٹ ہوا تھا، اس لیے اس علاقے میں خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ ’’ہم نہیں چاہتے کہ ہماری محنت ایک کیس کی وجہ سے ضائع ہو جائے‘‘، انہوں نے کہا۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رشید خٹک نے ضلع کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد ٹوانہ کو مہم کی نگرانی کے لیے بنائی گئی ضلعی کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا ہے۔ کمیٹی میں ایس ایم او، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) اور ضلع کونسل کے دو ارکان شامل ہیں۔ کمیٹی ہر پیر کو مہم کی پیش رفت کا جائزہ لے گی۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ جو یونین کونسل ہر ہفتے کے آخر میں 90 فیصد سے کم کوریج دکھائے گی، اس کے چیئرمین سے جواب طلبی ہوگی۔

ضلع صحافت کلب کے انتخابات 14 دسمبر کو، 312 ووٹرز فہرست میں شامل

صدر، جنرل سیکرٹری اور خزانچی کے عہدوں کے لیے 9 امیدوار میدان میں، پولنگ صبح 9 سے شام 4 بجے تک ہوگی

(نمائندہ خصوصی، 23 اکتوبر 2024ء)

ضلع صحافت کلب کے انتخابات 14 دسمبر کو ہوں گے

ضلع صحافت کلب کے انتخابات 14 دسمبر کو ہوں گے۔ الیکشن کمیٹی نے جمعرات کے روز 312 ووٹرز پر مشتمل حتمی فہرست جاری کر دی۔ کمیٹی کے چیئرمین سینئر صحافی ظفر اقبال وڑائچ نے بتایا کہ صدر، جنرل سیکرٹری اور خزانچی کے عہدوں کے لیے 9 امیدوار میدان میں ہیں۔ پولنگ صبح 9 بجے سے شام 4 بجے تک ہوگی۔ ووٹرز فہرست میں شامل ہونے کے لیے 28 اکتوبر تک اعتراضات جمع کرا سکیں گے۔

الیکشن کمیٹی کے مطابق ووٹرز فہرست میں شامل ہونے کے لیے کلب کے رکن ہونا لازم ہے۔ کمیٹی نے 75 ایسے ارکان کو بھی فہرست سے خارج کیا ہے جن کی رکنیت گزشتہ 2 سال سے معطل تھی۔ ظفر اقبال وڑائچ نے کہا کہ ’’ہم نے کسی کو ووٹ سے محروم نہیں کیا، صرف وہ نام نکالے ہیں جو برسوں سے کلب آئے ہی نہیں۔‘‘ ان کے بقول اصل ووٹرز کی تعداد 287 بنتی ہے۔

صدارت کے لیے مقابلہ سابق صدر شیخ عبدالرؤف اور موجودہ نائب صدر مسز نگہت جبین کے درمیان ہے۔ جنرل سیکرٹری کے عہدے پر سابق جنرل سیکرٹری حاجی منظور حسین بھٹی اور موجودہ جوائنٹ سیکرٹری عائشہ رفیق آمنے سامنے ہیں۔ خزانچی کے عہدے پر 3 امیدوار مدِمقابل ہیں۔ نائب صدر کی 2 نشستوں پر 4 امیدوار جبکہ جوائنٹ سیکرٹری کی 2 نشستوں پر 5 امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں۔ کمیٹی نے 6 رکنی انتظامیہ تشکیل دی ہے جو پولنگ کے دن تمام انتظامات کی نگرانی کرے گی۔

پولنگ کے لیے کلب کی عمارت میں 4 بوتھ بنائے جائیں گے۔ ہر امیدوار کے 2 پولنگ ایجنٹ مقرر کیے جا سکیں گے۔ کمیٹی نے ووٹرز کے لیے شناختی کارڈ کی کاپی ساتھ لانا لازم قرار دیا ہے۔ ووٹ ڈالنے کے بعد انگلی پر نشان لگایا جائے گا۔ کمیٹی کے مطابق نتائج رات 8 بجے کے بعد ایک ہی اعلان میں جاری کیے جائیں گے۔

ظفر اقبال وڑائچ نے کہا کہ ’’ہم نے کسی کو ووٹ سے محروم نہیں کیا، صرف وہ نام نکالے ہیں جو برسوں سے کلب آئے ہی نہیں۔‘‘ ان کے بقول اصل ووٹرز کی تعداد 287 بنتی ہے۔

صدارت کے لیے مقابلہ سابق صدر شیخ عبدالرؤف اور موجودہ نائب صدر مسز نگہت جبین کے درمیان ہے۔ جنرل سیکرٹری کے عہدے پر سابق جنرل سیکرٹری حاجی منظور حسین بھٹی اور موجودہ جوائنٹ سیکرٹری عائشہ رفیق آمنے سامنے ہیں۔ خزانچی کے عہدے پر 3 امیدوار مدِمقابل ہیں۔ نائب صدر کی 2 نشستوں پر 4 امیدوار جبکہ جوائنٹ سیکرٹری کی 2 نشستوں پر 5 امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں۔ کمیٹی نے 6 رکنی انتظامیہ تشکیل دی ہے جو پولنگ کے دن تمام انتظامات کی نگرانی کرے گی۔

پولنگ کے لیے کلب کی عمارت میں 4 بوتھ بنائے جائیں گے۔ ہر امیدوار کے 2 پولنگ ایجنٹ مقرر کیے جا سکیں گے۔ کمیٹی نے ووٹرز کے لیے شناختی کارڈ کی کاپی ساتھ لانا لازم قرار دیا ہے۔ ووٹ ڈالنے کے بعد انگلی پر نشان لگایا جائے گا۔ کمیٹی کے مطابق نتائج رات 8 بجے کے بعد ایک ہی اعلان میں جاری کیے جائیں گے۔

ہر کار کے پیچھے ایک ڈھنڈورچی کیوں ہوتا ہے؟ کنڈیالی شہر کے ٹرانسپورٹ نگر کی ایک صدی پر محیط داستان

ہر کار کے پیچھے ایک ڈھنڈورچی کیوں ہوتا ہے؟ کنڈیالی شہر کے ٹرانسپورٹ نگر کی ایک صدی پر محیط داستان

(صفحہ 1 کا بقیہ)

ٹرانسپورٹ نگر کے پرانے باسی بتاتے ہیں کہ ڈھنڈورچی کا کام صرف آواز لگانا نہیں تھا۔ وہ گاہک کے گھر جا کر اس کے سامان کا وزن، فاصلہ اور کرایہ طے کرتا تھا۔ بعض ڈھنڈورچی اپنی یادداشت کی بنیاد پر ہی حساب رکھتے تھے۔ ان کے بقول ایک اچھا ڈھنڈورچی وہ سمجھا جاتا تھا جو کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معلومات دے سکے۔ اسی لیے ان کی آواز میں ایک خاص ٹھہراؤ ہوتا تھا۔

ڈھنڈورچی کی روزی کا انحصار براہِ راست کاروں کی تعداد پر تھا۔ جب شہر میں کاروں کی تعداد بڑھی تو ان کی مانگ بھی بڑھی۔ 1970ء کی دہائی میں ٹرانسپورٹ نگر میں تقریباً 120 ڈھنڈورچی کام کرتے تھے۔ ان کے بقول ہر ڈھنڈورچی کے پاس اوسطاً 4 سے 5 کاریں ہوتی تھیں۔ ان کاروں کے مالک ڈھنڈورچی کو ماہانہ تنخواہ دیتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر سودے پر ڈھنڈورچی کو کمیشن ملتا تھا۔ یہ کمیشن عام طور پر سودے کی رقم کا 2 فیصد ہوتا تھا۔

ڈھنڈورچی کی آواز کا انداز بھی مخصوص ہوتا تھا۔ وہ ہر جملے کے آخر میں ایک لمبی ٹیک لگاتا تھا۔ اس ٹیک کو ’’ہیکڑ‘‘ کہا جاتا تھا۔ ہیکڑ کی لمبائی سے اندازہ ہوتا تھا کہ سودا کتنا بڑا ہے۔ اگر ہیکڑ مختصر ہو تو سودا چھوٹا سمجھا جاتا تھا۔ اگر ہیکڑ لمبا کھنچے تو گاہک سمجھ جاتا تھا کہ ڈھنڈورچی بڑی رقم پر بات کر رہا ہے۔ یہ طریقہ زبانی تھا، مگر بہت مؤثر تھا۔

ٹرانسپورٹ نگر کے بزرگ